Q. No. 2 Part (i) سوال نمبر 2 جز (i)

پاک بھارت حالیہ کشیدگی

پاکستان اور بھارت کے درمیان حالات ہمیشہ سے ہی کشیدہ رہے ہیں۔ اپریل 2025 میں پاک بھارت کے درمیان حالات دوبارہ خراب ہوئے۔ بھارت کے مقبوضہ کشمیر کے شہر پہلگام میں ہونے والے حملے میں شامل ہونے کا پاکستان پر بھارت نے الزام لگایا۔ اور بہت سے لوگوں کو بلاک کر دیا۔ پاکستان نے اس الزام کو مسترد کرتے ہوئے اس کی مخالفت کی۔ اور پاکستان کی فوج نے بڑی جرات اور قابل قدر مہارت سے ان کی سازشوں کو خاک میں ملایا۔ اور 10 مئی کو ایک آپریشن بعنوان "بنیان المرصوص" کا آغاز کیا۔

Q. No. 2 Part (ii) سوال نمبر 2 جز (ii)

قائداعظم کے چودہ نکات کی وجہ

1916ء میں "میثاق لکھنو" میں پہلی مرتبہ مسلمانوں کے لیے جداگانہ انتخاب کی حامی بڑھ کی اور بہت سے مطالبات کو منظور کر لیا گیا مگر 1928ء میں موتی لال نہرو کی قیادت میں ایک رپورٹ پیش کی گئی جس میں 1916ء میں طے پائے گئے مطالبات اور منظور کیے گئے مطالبات کو مسترد کر دیا گیا۔ قائداعظم محمد علی جناح نے اس کی سخت مخالفت کرتے ہوئے اس کی حمایت کو مسترد کر دیا اور 1929 میں اپنے چودہ نکاتی ایجنڈا پیش کیا۔

Q. No. 2 Part (iii) سوال نمبر 2 جز (iii)

خارجہ پالیسی

یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں ایک ریاست دوسری ریاستوں سے تعلقات قائم رکھتی ہے۔ یعنی بیرونی ممالک سے تعلقات قائم کرنے کے لیے جو پالیسی اختیار کی جاتی ہے اُسے "خارجہ پالیسی" کا نام دیا جاتا ہے۔

Q. No. 2 Part (iv) سوال نمبر 2 جز (iv)

آگرہ کانفرنس

14 جولائی یا 17 جولائی 2001 کو پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف اور بھارت کے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کے درمیان ہونے والی اپنی نوعیت کی پہلی کانفرنس آگرہ میں ہوئی۔ جس کا بیان بھارت کے علاوہ دنیا بھر میں زبردست شہرہ رہا۔ صدر پاکستان نے مسئلہ کشمیر کو موقف بناتے ہوئے بڑی جرات کے ساتھ پیش کیا۔ جس کو پوری دنیا نے سراہا لیکن یہ تین روز مذاکرات بغیر کسی حتمی فیصلے کے ختم ہوگئے۔

Q. No. 2 Part (v) سوال نمبر 2 جز (v)

دو قومی نظریہ

دو قومی نظریے سے مراد ہندو اور مسلمان ہیں۔ 1867ء میں بنارس کے مقام پر اردو۔ ہندی تنازعہ کی وجہ سے "دو قومی نظریہ" وجود میں آیا۔ یعنی ہندو اور مسلمان ہر لحاظ سے الگ قوم ہیں۔ ان کی تہذیب، سوچ و فکر کے انداز دوسری اقوام سے مختلف ہیں۔

Q. No. 2 Part (vi) سوال نمبر 2 جز (vi)

ضلع کونسل کے فرائض

ضلع کونسل کے بے شمار فرائض ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:۔

1. **ٹیکسوں اور فیسوں کی ادائیگی:۔**
ٹیکسوں اور فیسوں کی ادائیگی اور ان کو وصول کرنا ان کی ذمہ داری ہے۔

2. **بجٹ کی منظوری:۔**
بجٹ کو منظور کروانا بھی ان کا فرض ہے۔

3. **بائی لاز لاگو کرنا:۔ (مخصوص قوانین)**
بائی لاز لاگو کرنا اور ان پر عمل درآمد کرنا بھی ضلع کونسل کی اہم ذمہ داری ہے۔

Q. No. 2 Part (vii) سوال نمبر 2 جز (vii)

رولٹ ایکٹ 1919

1919ء میں برطانوی حکومت نے ایک ایکٹ کو پاس کیا گیا جس کے مطابق انتظامیہ کو لامحدود اختیارات دیے گئے اور شہریوں کے حقوق کو پامال کیا گیا۔ قائداعظم نے اس ایکٹ کو مسترد کرتے ہوئے اسے "کالا قانون" قرار دیا۔

Q. No. 2 Part (viii) سوال نمبر 2 جز (viii)

1962ء کے آئین کی اسلامی دفعات

1962ء کا آئین ملک کا دوسرا آئین تھا جسے صدر جنرل ایوب خان نے بنایا تھا جسے "فردِ واحد" کا بنایا ہوا آئین بھی کہا جاتا ہے اس کی اسلامی دفعات درج ذیل ہیں:-

1. **قراردادِ مقاصد:-**
1962ء کے آئین میں قراردادِ مقاصد کو ابتدایہ کے طور پر استعمال کیا گیا۔

2. **ملک کا نام:-**
ملک کا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" رکھا گیا۔

3. **اسلامی اصولوں کا فروغ:-**
1962ء کے آئین کے مطابق اسلامی اصولوں مثلاً مساوات، معاشی عدم اور بنیادی حقوق کو فروغ دینا شامل تھا۔

Q. No. 2 Part (ix) سوال نمبر 2 جز (ix)

1973 کے آئین کی خصوصیات

1973ء کے آئین کی خصوصیات درج ذیل ہیں:-

1- تحریری آئین:-
1973 کا آئین بھی دوسرے دونوں آئینوں کی طرح تحریری اور لچک دار ہے۔

2- دو ایوانی مقننہ:-
1973 کا آئین دو ایوانوں پر مشتمل ہے۔ ایوان بالا اور ایوان زیریں۔

3- پارلیمانی نظام حکومت:-
1973 کے آئین کے تحت ملک میں پارلیمانی نظام حکومت کو رائج کیا گیا ہے۔

Q. No. 2 Part (x) سوال نمبر 2 جز (x)

ضلع حکومت کے عہدے

ضلع حکومت دیہی علاقے کا نظام ہے جس میں درج ذیل عہدے ہیں:-

1- چیئرمین
2- وائس چیئرمین
3- کونسل / ضلع کے ارکان
4- چیف آفیسر

Q. No. 2 Part (xi) سوال نمبر 2 جز (xi)

اقتدار اعلیٰ

اقتدار اعلیٰ م اسلام کے مطابق اللہ تعالیٰ کی ذات کو حاصل ہے۔ یعنی پوری کائنات کا حاکم اللہ تعالیٰ ہے اور تمام اختیارات اسی کے ہاتھ میں ہے۔ قرارداد مقاصد کے بنیادی اصولوں میں اقتدار اعلیٰ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اور ساتھ ہی ملک کا سربراہ اپنے تمام اختیارات کو اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھتے ہوئے استعمال کرے گے۔

Q. No. 2 Part (xii) سوال نمبر 2 جز (xii)

اقتصادی تعاون کی تنظیم

اقتصادی تعاون کی تنظیم ترکی، پاکستان اور ایران نے مل کر ان تنظیم کی تشکیل نو کی۔ اور اس کا نام آر۔ سی۔ ڈی (R.C.D) تھا جسے تبدیل کر کے (E.C.O) یعنی اقتصادی تعاون کی تنظیم رکھا گیا۔ اس کی بدولت تینوں ملکوں کے درمیان تعاون کو فروغ ملا۔ اور بعد میں اس تنظیم میں وسطی ایشیائی ممالک میں مسلم ملکوں نے بھی شرکت کی ہے۔

(Section C)

Q. No. 3 (Page 1) سوال نمبر 3 (صفحہ 1)

1956ء کا آئین

⇐ پس منظر:-

1956 کا آئین بہت زیادہ مشکلات اور مسائل کے بعد ملک میں نافذ کیا۔ اس کی ابتدا 1935 کے عبوری حکومت ایکٹ آف انڈیا میں مناسب تبدیلیوں کے ساتھ ہی ملک میں نافذ کیا گیا۔ آئین کے لیے بنیادی اصول قائم کیے گئے تاکہ آئین کو بنانے میں آسانی ہو۔ ان بنیادی اصولوں کو "قرارداد مقاصد" کہا جاتا ہے۔ پہلی دستور ساز اسمبلی نے 1950 میں ایک کمیٹی بنائی اس کے لیے مزید تین ذیلی کمیٹیاں بنائی اور اس کی پہلی رپورٹ 1951 کو پیش کی گئی جسے مسترد کر دیا گیا۔ اور دوسری رپورٹ 1952 کو پیش کی جو کہ بہت نقطہ چینی کی باعث بنی۔ پہلی دستور اسمبلی کو مسترد کر دیا اور دوسری دستور اسمبلی نے 8 جنوری 1956 کو پیش کی جسے اسمبلی نے اکثریت سے 29 فروری 1956 کو منظور کر لیا۔ 23 مارچ کو نافذ۔ اس کی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

خصوصیات

* **قرارداد مقاصد:-**
1956ء کے آئین میں قرارداد مقاصد کو ابتدا کے طور پر تسلیم کر لیا گیا۔

* **تحریری آئین:-**
1956 کا آئین تحریری آئین اور لچک دار تھا۔

Q. No. 3 (Page 2) سوال نمبر 3 (صفحہ 2)

* **پارلیمانی نظام حکومت:-**
1956 کے آئین میں پارلیمانی نظام شامل تھا یعنی ملک میں پارلیمانی نظام رائج تھا۔ تمام انتظامی کام صدر کے پاس جبکہ حکومتی معاملات وزیر اعظم کے پاس تھے۔

* **واحد شہریت:-**
اس آئین میں واحد شہریت کو اپنایا گیا تھا یعنی پاکستان کے باشندے صرف پاکستانی کہلائے گے اُن کو کسی اور ملک کی شہریت حاصل نہ ہوگی۔

* **یک ایوانی مقننہ:-**
1956 کے آئین میں یک ایوانی یعنی ایک ایوان پر مشتمل مقننہ تھا۔

* **آزاد عدلیہ:-**
1956 کے آئین کے تحت عدلیہ آزاد ہوگی وہ کسی کو بھی جواب دہ نہ ہوگی۔ اور ہر لحاظ سے آزاد اور خود مختار ہوگی۔

* **وفاقی ادارے:-**
1956 کے آئین کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس آئین میں کے تحت بہت سے آئینی ادارے قائم کیے گے تھے۔ جن میں سپریم کورٹ بنیادی ادارہ ہے۔

* **رہنما اصول:-**
حکومت کے لیے رہنما اصول بنائے گئے جن

Q. No. 3 (Page 3) سوال نمبر 3 (صفحہ 3)

میں مساوات، معاشی عدل اور اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ شامل تھے۔ تھا۔

نوٹ

اس آئین کو بڑی مشکلوں سے نمٹتے ہوئے بنایا گیا تھا مگر صرف 2 سال اور 7 ماہ ہی قائم رہ سکا۔ اور بالآخر یہ آئین ختم ہوگیا۔

Q. No. 4 (Page 1) سوال نمبر 4 (صفحہ 1)

مقامی حکومت

تعریف:-

ایسی حکومت جس کی باگ ڈور مقامی لوگوں کے ہاتھ میں ہو "مقامی حکومت" کہلاتی ہے۔ اس نظامِ حکومت میں مقامی لوگ مقامی سطح پر پالیسیاں اور منصوبے بناتے ہیں اور اُن کو عملی جامہ پہناتے ہیں۔

پس منظر:-

مقامی حکومتوں کی ابتداء برصغیر پاک و ہند میں ہوئی۔ جسے وائسرائے لارڈ رپن نے متعارف کرایا تھا مگر محدود وسائل کی وجہ سے کامیاب نہ رہ سکا۔ مقامی حکومتوں کا تاریخی پس منظر درج ہے:-

وائسرائے لارڈ رپن کا مقامی حکومتوں کا نظام:-

1884ء میں وائسرائے لارڈ رپن نے مقامی حکومتوں کا نظام رائج کروایا۔ جس میں ضلع اور تحصیل کی سطح پر مقامی بورڈ قائم کیے گئے۔ اور ان کے ذمے لوگوں کے مسائل کو حل کرنا تھا۔ مگر وسائل کی کمی کے باعث یہ نظام کامیاب نہ ہو سکا۔ اور ختم ہو گیا۔

صدر جنرل ایوب کا بنیادی جمہوریتوں کا نظام:-

27 اکتوبر 1959 کو صدر جنرل ایوب خان نے مقامی حکومتوں کا نیا نظام متعارف کروایا اور اسے "بنیادی جمہوریت" کا نام دیا گیا۔ جن کا مقصد اقتدار کو عوام کی نچلی سطح تک

Q. No. 4 (Page 2) سوال نمبر 4 (صفحہ 2)

مستقل کرنا تھا اور اُن کے مسائل کو حل کرنا تھا۔ یہ نظام، حکومت کے تبدیل ہوتے ہی رخصت ہو گیا اور ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ حکومت میں بھی کامیاب نہ ہو سکا۔

جنرل ضیاء کے دور میں مقامی حکومتوں کا نظام:-

صدر جنرل ضیاء نے برسرِ اقتدار آتے ہی مقامی حکومتوں کا نظام رائج کروایا۔ جس کے لیے دو بار انتخابات کروائے۔ اور یہ نظام مرحلہ وار ترقی کرتا رہا۔ مگر کوئی خاطر خواہ اضافہ نہ ہو سکا۔

جنرل پرویز مشرف کے دورِ حکومت میں مقامی حکومتیں:-

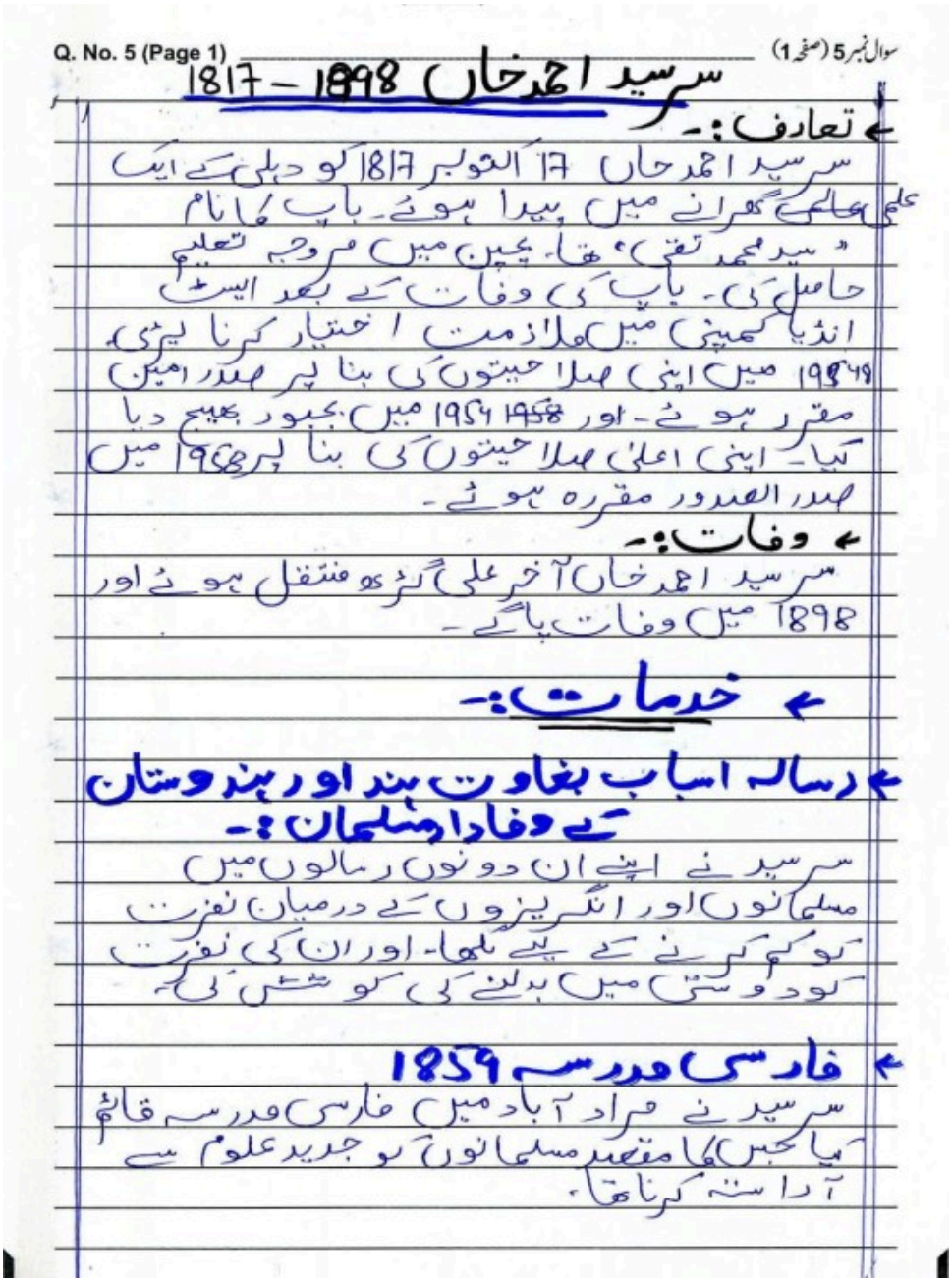
صدر جنرل پرویز مشرف نے 1999 میں حکومت کو سنبھالنے کے بعد مقامی حکومتوں کا نیا نظام متعارف کروانے کا وعدہ کیا۔ انھوں نے 2000 اور 2001 میں انتخابات کروائے۔ اور یہ نظام 2008 تک چلتا رہا۔ 2010 میں آئینی ترمیم منظور ہوئی جس کے مطابق سے آرٹیکل (140A) کا اضافہ ہوا۔ جس کے مطابق ایک ایکٹ کو پاس کیا گیا۔ اور دیہی علاقوں کے لیے دو درجاتی نظام جبکہ شہری علاقوں کے لیے تین درجاتی نظام متعارف کروایا گیا۔

نوٹ:-

یہ مقامی حکومتوں کا نظام بالآخر جنرل پرویز مشرف کے دور میں کامیاب ہوا اور ترقی

Q. No. 4 (Page 3) سوال نمبر 4 (صفحہ 3)

کرتا چلا گیا۔ ان کی اہمیت بہت زیادہ ہے تاکہ
عوام کے نچلے طبقوں تک بھی وسائل فراہم
کیے جا سکے۔



Q. No. 5 (Page 1) سوال نمبر 5 (صفحہ 1)

سرسید احمد خاں 1817 - 1898

تعارف:-

سرسید احمد خاں 17 اکتوبر 1817 کو دہلی کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ باپ کا نام "سید محمد تقی" تھا۔ بچپن میں مروجہ تعلیم حاصل کی۔ باپ کی وفات کے بعد ایسٹ انڈیا کمپنی میں ملازمت اختیار کرنا پڑی۔ 1846 میں اپنی صلاحیتوں کی بنا پر صدر امین مقرر ہوئے۔ اور 1856 1858 میں بجنور بھیج دیا گیا۔ اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کی بنا پر 1867 میں صدر الصدور مقرر ہوئے۔

وفات:-

سرسید احمد خاں آخر علی گڑھ منتقل ہوئے اور 1898 میں وفات پاگئے۔

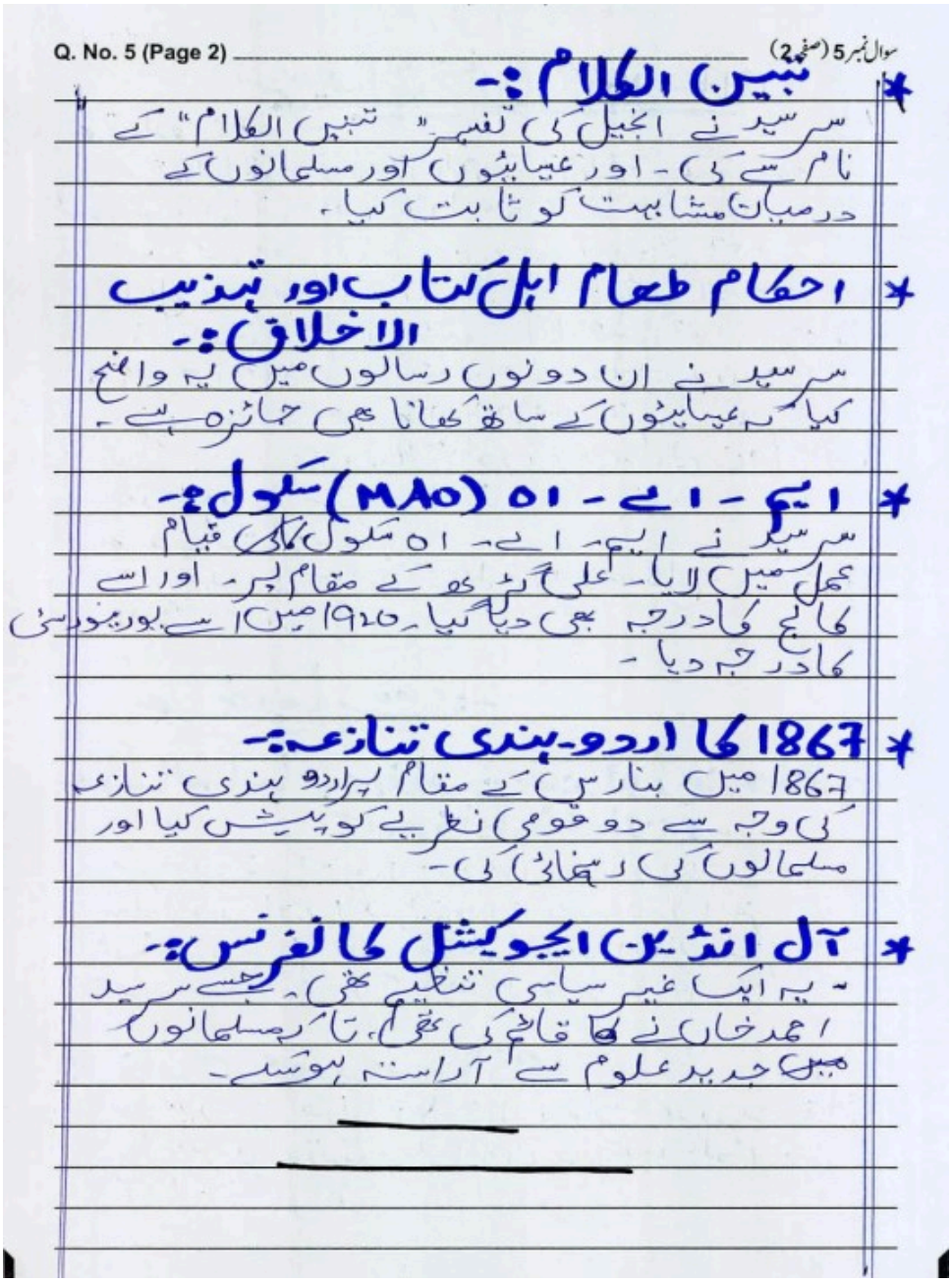
خدمات:-

رسالہ اسباب بغاوت ہند اور ہندوستان کے وفادار مسلمان:-

سرسید نے اپنے ان دونوں رسالوں میں مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان نفرت کو کم کرنے کے لیے لکھا۔ اور ان کی نفرت کو دوستی میں بدلنے کی کوشش کی۔

فارسی مدرسہ 1859

سرسید نے مراد آباد میں فارسی مدرسہ قائم کیا جس کا مقصد مسلمانوں کو جدید علوم سے آراستہ کرنا تھا۔



Q. No. 5 (Page 2) سوال نمبر 5 (صفحہ 2)

* **تبیین الکلام :-**
سرسید نے انجیل کی تفسیر "تبیین الکلام" کے نام سے کی۔ اور عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان مشابہت کو ثابت کیا۔

* **احکام طعام اہل کتاب اور تہذیب الاخلاق :-**
سرسید نے ان دونوں رسالوں میں یہ واضح کیا کہ عیسائیوں کے ساتھ کھانا بھی جائز ہے۔

* **ایم۔ اے۔ او (MAO) سکول :-**
سرسید نے ایم۔ اے۔ او سکول کی قیام عمل میں لایا۔ علی گڑھ کے مقام پر۔ اور اسے کالج کا درجہ بھی دیا گیا۔ 1920 میں اسے یونیورسٹی کا درجہ دیا۔

* **1867 کا اردو۔ہندی تنازعہ :-**
1867 میں بنارس کے مقام پر اردو ہندی تنازعہ کی وجہ سے دو قومی نظریے کو پیش کیا اور مسلمانوں کی رہنمائی کی۔

* **آل انڈین ایجوکیشنل کانفرنس :-**
یہ ایک غیر سیاسی تنظیم تھی۔ جسے سرسید احمد خان نے قائم کی تھی۔ تاکہ مسلمانوں میں جدید علوم سے آراستہ ہو سکے۔

Q. No. 5 (Page 3) سوال نمبر 5 (صفحہ 3)